منقبت

اعلم العلماء مولانا سبط حسین نقوی رحمہ اللہ

شگاف کعبہ میں جب دل کی آنکھوں سے زیارت کی
ملی تصویر ایوان مجازی میں حقیقت کی

وہ پیشانی جلال سرمدی جس سے نمایاں ہے
وہ پیشانی جگانے والی جو دنیا کی قسمت کی

وہ صورت جس پہ خود حسن ازل سو جان سے صدقے
وہ گھونگھر والی زلفیں جو سنواری دست قدرت کی

دہن وہ ہے سبق جس نے دیا عالم میں وحدت کا
زباں وہ ہے جو شاہد ہے محمدؐ کی رسالت کی

ہزیمت جب مسلمانانِ یثرب کو ہوئی پیہم
کئی دن تک نہ بولے کچھ رسولؐ اللہ کے ڈر سے

کہا مجبور ہوکر تیسرے دن وقت مغرب کے
کہ عاجز آگئے ہیں ہم سپہ سالار لشکر سے

یہ سن کر شہ نے فرمایا کہ اچھا تم نہ گھبراؤ
ملے گا تم کو وہ سالار خوبئ مقدر سے

وہ لیث غابۂ صولت وہ فارس وہ ابوالہیجا
نہنگان وغا سوتے نہیں جس شیر کے ڈر سے

خداو مصطفیؐ عاشق ہیں جس کے بدو فطرت سے
لکھی ہے نام پر یہ فتح جس کے عالم زر سے

سمیٹیں لیلئ شب نے جو بکھرائی ہوئی زلفیں
سحر آئی گریباں چاک دست شاہ خاور سے

بلاکر حضرت سلماں کو فرمایا محمدؐ نے
مری جانب سے اے سلماں کہو تم جا کے حیدرؑ سے

بلایا ہے رسولؐ اللہ نے جنگاہ میں تم کو
صف آرائی کرو میدانِ خیبر میں چلو گھر سے

ملی پیغمبری سلماں کو جب ختم الرسالت سے
اُڑا لائی امامت کی ہوا یثرب میں خیبر سے

امیرالمومنینؑ سجادۂ طاعت پہ بیٹھے تھے
کہ ناگہ یہ صدا سلماں کی آئی جانب در سے

بلایا ہے جناب سیدؐ لولاک نے شاہا
سلاح حرب سج کر یا علیؑ چلئے بس اب گھر سے

مدینہ سے گئے ہیں جو جواں لڑنے کو خیبر میں
پلٹ آتے ہیں وہ کھا کھا کے گھونگھٹ قلب لشکر سے

یہ سننا تھا کہ لی جوش وغا میں تن کے انگڑائی
اُبھر آئیں سمٹ کر مچھلیاں بازوئے حیدرؑ سے

رمد آلود تھیں اُس دن جو عین اللہ کی آنکھیں
ید اللہ ہاتھ رکھ کے دوش سلماں پر چلے گھر سے

تڑپتا تھا کوئی شوقِ لوا میں صورت بسمل
کسی کے اشک حسرت گر رہے تھے دیدۂ تر سے

کہ ناگہہ شاہ خیبر گیر بھی اس شان سے آئے
کہ جس سے دیکھنے والوں کے ہوش اڑنے لگے سر سے

شکن ماتھے پہ بل ابرو پہ اور بگڑے ہوئے تیور
نمایاں خون مرحب سرخئ چشم غضنفر سے